امریکہ کا سولہواں صدر ابراہام لنکن امریکہ کا بلکہ تاریخ کے نہایت مقبول اور کامیاب سیاسی قائدین میں سے ایک ہے۔ آخر اس کا نام بنیادی فہرست میں کیوں شامل نہیں کیا گیا؟ کیا پینتیس لاکھ غلاموں کو آزاد کروانا معمولی کارنامہ ہے؟

ہاں ایسا ہی ہے۔ اس دور کے عمومی تناظر میں اہم ان قوتوں کا با آسانی ادراک کر سکتے ہیں۔ جو دنیا میں سے غلامی کو سرے ناپید کر دینے کے درپے تھیں۔

لنکن کے اقتدار میں آنے سے پہلے ہی متعدد ممالک غلامی کو ممنوع قرار دے چکے تھے۔ اس کی موت کے بعد پینسٹھ برسوں میں متعدد دیگر ملکوں میں ایسے قانون منظور ہوئے۔ لنکن کو البتہ اعزاز ملتا ہے کہ اس نے تاریخ کے اس ناگزیر عمل کو تیز تر کر دیا۔

یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ لنکن کا سب سے اہم کارنامہ جنوبی ریاستوں کی علیحدگی پسندی کے مقابلے میں امریکہ کو مسلسل متحد رکھنا ہے' اور صرف یہی ایک کارنامہ اس کو اس فہرست میں شامل ہونے کا استحقاق دینا ہے۔

لنکن کا منتخب ہو جانا دراصل جنوبی ریاستوں کی علیحدگی پسندی کے خلاف ڈھال ثابت ہوا۔ لیکن یہ امر بھی واضح نہیں ہے کہ اگر لنکن کی جگہ کوئی دوسرا صدر بن جاتا ہو کیا تب بھی خانہ جنگی کا خاتمہ ہوتا یا نہیں۔ بہرحال شمالی ریاستوں نے جنگ شروع کی تو اس کے پاس بڑی آبادی تھی نیز وہ صنعتی پیداوار کے حوالے سے بھی عظیم تھیں۔ شمالی اور جنوبی ریاستوں کے بیچ لسانی، مذہبی' تہذیبی اور تجارتی اشتراک نہایت اہمیت کا حامل تھا۔

یہ قیاس اغلب ہے کہ وہ علی الاخر یکجا ہو ہی جاتی۔

اگر یہ انتشار کا دور بیس سال کے دورانیہ کا ہوتا یا پچاس سال کے دورانیہ کا تب بھی یہ تاریخ عالم میں کوئی بڑا واقعہ نہ ہوتا۔ (یہ امر بھی ذہن نشین رہنا چاہیے کہ اگر جنوبی ریاستیں اس سے ملحق نہ ہوں تب بھی امریکہ دنیا کا آبادی کے اعتبار سے چوتھا بڑا ملک اور ایک ممتاز صنعتی طاقت شمار ہوگا)۔

تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ لنکن ایک یکسر غیر اہم شخصیت تھا؟ ہرگز نہیں! اس کی مساعی اس دور کے لاکھوں افراد کی مساعی پر اثر انداز ہوئی۔ لیکن یہ حقیقت بھی اسے اس قدر عظمت کے درجے پر نہیں لے جاتی' جہاں مہاویر جیسے لوگ موجود ہیں' جن کے اثرات صدیوں تک باقی رہے۔